بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۔ ۱۴ احسان ۱۳۴۷ھش ۔ ۱۴ جون ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۳۱

اخبار احمدیہ

۶۳

○ ــ راولپنڈی ۱۳ احسان بوقت ۹½ بجے صبح بذریعہ فون) ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

○ ــ ربوہ ۱۳ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی پچھلے دنوں ربوہ سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے لمبے عرصہ سے حضرت سیدہ مدظلہا کی طبیعت ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب خاص توجہ سے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اَللّٰھُمَّ آمین

○ ــ مجلس انصار اللہ کا دوسری سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ ۲۳ احسان (جون) بروز اتوار منعقد ہوگا جملہ انصار اللہ اس امتحان میں شرکت فرمائیں۔

نوٹ:۔ ربوہ کے انصار کے لئے یہ امتحان بروز جمعہ ۲۱ احسان کو ہوگا۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

○ ــ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چوہدری حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کو ۸ احسان ۱۳۴۷ھش مطابق ۸ جون ۱۹۶۸ء فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نور الدین صاحب جہانگیر ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر ساہیوال کا پوتا اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کے لئے تجویز کردہ نام "احمد طارق" پسند فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیز اسے خادم دین بلند اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

○ ــ مورخہ ۱۳ احسان (۱۳ جون) سے جامعہ احمدیہ کے سالانہ امتحان شروع ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم جملہ واقف زندگی طلباء کو امتحان میں کامیاب فرمائے آمین۔

(عطاء المجیب راشد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

○ ــ اہلیہ صاحبہ مکرم میجر منظور احمد صاحب راولپنڈی کا دل کا اپریشن ۳ احسان (جون) کو ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک منور احمد ربوہ)

○ ــ خاکسار کے بیٹے عزیزم مرزا محی الدین نے پی۔ ایچ۔ ڈی کے سلسلہ میں بحیثیت امیدوار امتحان پاس کر لیا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ عزیز آخری کامیابی اعزاز کے ساتھ حاصل کرے۔ آمین

(دکیانی وامتہ حسین ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

درجات کی ترقی کے لئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے

جو شخص ابتلاؤں میں نہیں پڑتا اور مصیبتیں نہیں اٹھاتا وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کرسکتا

"ہم تسلیم کرتے ہیں کہ انبیاء اور راستبازوں پر بھی بعض اوقات بلائیں آجاتی ہیں اور دُکھ اور مشکلات میں ڈالے جاتے ہیں لیکن یہ گمان کرنا کہ وہ مصائب اور بلائیں کسی گناہ کی وجہ سے آتی ہیں خطرناک غلطی اور گناہ ہے۔ ان بلاؤں میں جو خدا کے راستبازوں اور پیارے بندوں پر آتی ہیں اور ان بلاؤں میں جو خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور خطاکاروں پر آتی ہیں زمین آسمان کا فرق ہے اس لئے کہ ان کے اسباب بھی مختلف ہیں۔ نبیوں اور راستبازوں پر جو بلائیں آتی ہیں ان میں ان کو ایک صبر جمیل دیا جاتا ہے جس سے وہ بلا اور مصیبت ان کے لئے مدرک الحلاوت ہوجاتی ہیں وہ اس سے لذت اٹھاتے ہیں اور روحانی ترقیوں کے لئے ایک ذریعہ ہوجاتی ہیں کیونکہ ان کے درجات کی ترقی کے لئے ایسی بلاؤں کا آنا ضروری ہے جو ترقیات کے لئے زینہ کا کام دیتی ہیں۔ جو شخص ان بلاؤں میں نہیں پڑتا اور ان مصیبتوں کو نہیں اٹھاتا وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کرسکتا۔

دنیا کے عام نظام میں بھی تکالیف اور مشقتوں کا ایک سلسلہ ہے جس میں سے ہر ایسے شخص کو جو ترقی کا خواہاں ہے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان تکالیف اور شاقہ محنتوں میں باوجود تکالیف کے ایک لذت ہوتی ہے جو اسے کشاں کشاں آگے لئے جاتی ہے برخلاف اس کے وہ مصیبت اور تکالیف جو انسان کی اپنی بدکرداری کی وجہ سے اس پر آتی ہیں۔ وہ وہ مصیبت ہوتی ہے جس میں ایک درد اور سوزش ہوتی ہے جو اس کی زندگی اس کے لئے وبالِ جان کردیتی ہے۔ وہ موت کو ترجیح دیتا ہے مگر نہیں جانتا کہ یہ سلسلہ مر کر بھی ختم نہیں ہوگا۔ غرض ان بلاؤں کے نزول میں ہمیشہ سے قانونِ قدرت یہی ہے کہ جو بلائیں شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں وہ الگ ہیں اور خدا کے راستبازوں اور مقربوں پر جو بلائیں آتی ہیں وہ ان کی ترقی درجات کے لئے ہوتی ہیں۔" (ملفوظات جلد ہفتم ص۱۵۱)

پرنٹر و پبلشر ... نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ احسان ۱۳۴۷ ہش

امن کا چارٹر

آج تمام دنیا امن امن کی رٹ لگا رہی ہے۔ اور مزہ یہ ہے کہ جو قومیں سب سے بلند آواز میں امن کی پکار ڈال رہی ہیں وہی سب سے زیادہ دنیا کا امن برباد کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ اقوام جس کو امن کہتی ہیں وہ یہ ہے کہ تمام دنیا ان کے خاص طور و طریق اختیار کرے۔ بس ان کے نزدیک اگر ایسا ہو جائے تو دنیا میں گویا امن قائم ہو جائے گا۔ امریکہ والے امریکی زندگی کا نام "آزاد دنیا" رکھتے ہیں۔ یعنی جس جس ملک میں ان کا اثر و رسوخ بڑھے وہی آزاد دنیا کا رکن ہے۔ اسی طرح فرانس اپنے آپ کو موجودہ انقلاب آزادی کا موجد خیال کرتا ہے۔ برطانیہ ان دونوں سے ذرا الفاظ میں تو کچھ کم ہی قیام امن کا دعویدار ہے۔ لیکن اس نے ایک قسم کی شہرت حاصل کر لی ہے۔ کہ جو شخص انگلینڈ میں قدم رکھتا ہے۔ اس کی زنجیریں، ہتھکڑیاں ہاتھوں سے اتر جاتی ہیں، اور وہ آزاد ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ شہرت بے بنیاد نہیں ہے۔ تاہم یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ کہ برطانوی طریق زندگی آزادی کا ضامن ہے اور امن اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ برطانیہ کے حق میں ایک یہ بات بھی جاتی ہے۔ کہ ایک مدت سے وہاں کوئی سیاسی قتل نہیں ہوا۔ جس طرح امریکہ میں ابھی حال میں ہوتے ہیں۔ صدر کینیڈی اور اس کے بھائی رابرٹ کینیڈی کے قتل کو لاکھ غیر سیاسی ثابت کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا یہ قتل سیاسی نہیں تھے اور لوتھر مارٹن کنگ کا قتل غیر سیاسی کہا جا سکتا ہے۔

اگرچہ اسلامی ملکوں میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے ہمارے سر ندامت سے جھک جانے چاہئیں۔ تاہم جو حقیقت ہم اس وقت آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اسلامی زندگی کا وہ عظیم الشان لائحہ عمل ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف اپنے نمونہ سے اور دوسری طرف اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں کلام اللہ کی روشنی میں فرمایا ہے۔

آج اسلامی ملکوں میں جو واقعات ہوتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں نے صحیح اسلامی تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہوا ہے اور خلافت راشدہ کی شہادت کے ساتھ ہی سیاسی جوع الارض ان پر مختلف رنگوں میں حملہ آور ہوتی آئی ہے۔ یہ عذر ہمیں اس لئے پیش کرنے کی ضرورت ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کردار اور گفتار میں بھی اسلامی اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے۔ وہ تعلیم خود مسلمانوں نے فراموش کر دی ہوئی ہے۔ اور سوائے استثنائی حالتوں کے اس کا اظہار بہت کم ہوتا رہا ہے۔ خاص کر سیاسی دنیا میں بہت کم معیاری مسلمان حکمران ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان میں ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے دنیا حیرت میں پڑ جاتی رہی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ موجودہ امن امن کی رٹ لگانے والے اس لئے جھوٹے ہیں کہ ان کے پیش نظر صرف ورلی دنیا کی فلاح ہے۔ جب وہ امن پکارتے ہیں تو ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ دوسری اقوام کا مال و دولت صلح پسند طریقوں سے ہتھیا لیں۔ اور فی الحقیقت ان کو اپنا دست نگر بنا لیں۔ ان کے پیش نظر ان اقوام کی بہبودی نہیں ہوتی۔ البتہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ یہ اقوام ان کے طور و طریق اختیار کر لیں تاکہ آسانی سے دھوکا کھا سکیں۔

اسلام نے جو انسانی مساوات کا اصول پیش کیا ہے وہ خود غرضی اور نفس پرستی سے بالکل الگ ہے۔ اس کا منشاء ہرگز دوسروں کی دولت پر ہاتھ صاف کرنا نہیں ہے بلکہ محض امن ہے اور کچھ نہیں۔ چنانچہ یہ اصول سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ۲۲م

..... تری گلیوں میں

جس کو لے آتی ہے تقدیر تری گلیوں میں
اس کو مل جاتی ہے جاگیر تری گلیوں میں

اپنے انفاس سے کھینچی ہے مسیحائے مگر
حسن و احسان کی تصویر تری گلیوں میں

مَیں نے فردوس کا جو خواب کبھی دیکھا تھا
نکلی اس خواب کی تعبیر تری گلیوں میں

والقلم جس کے لئے آیا کلام اللہ میں
چلتی ہے صورتِ شمشیر تری گلیوں میں

جس کی خوشبو سے مہک جاتی تھی آوازِ بلال
گونج اٹھی ہے وہ تکبیر تری گلیوں میں

جس سے لیتا تھا ارسطو کبھی دانش کا سبق
اب وہ آوارہ ہے تنویر تری گلیوں میں

تنویر

۲۲م صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع میں ان عظیم الشان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ فَلَیْسَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ فَضْلٌ وَّلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَّلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَبْیَضَ وَلَا لِاَبْیَضَ عَلٰی اَسْوَدَ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ لَا تَجِیْئُوْا بِالدُّنْیَا تَحْمِلُوْنَھَا عَلٰی رِقَابِکُمْ وَیَجِیْئُ النَّاسُ بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد سے اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے بہت سے خاندان اور قبیلے اس لئے بنائے ہیں کہ ان سے ایک دوسرے کا تعارف ہو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم سب سے زیادہ عزت دار وہ ہے جو سب سے زیادہ تقوےٰ شعار اور پرہیزگار ہو۔ اس لئے کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اسی طرح کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں بجز تقوےٰ کے۔ اے قبیلہ قریش ایسا نہ ہو کہ قیامت میں تم دنیا کا بوجھ سمیٹ کر اپنی گردنوں پر لادے ہوئے آؤ اور دوسرے لوگ آخرت کا سامان لائیں۔ اگر ایسا کیا تو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکوں گا۔

تاریخ کی روشنی میں

بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل کا کردار

- بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل کی سیرت و اخلاق میں نمایاں فرق
- یہود کا آبائی وطن فلسطین نہیں بلکہ عراق ہے
- ہیکل سلیمانی کے آثار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کئے
- یہود کا موجودہ غلبہ عارضی ہے بالآخر مسلمانوں کو فتح نصیب ہوگی۔

(مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ اسلام مقیم بمبئی)

(۲)

مملکت کی تقسیم:- مگر یہی بنی اسرائیل اور یہود حضرت سلیمانؑ کے بعد دو حصوں میں بٹ گئے۔ شاید سوتیلے پن کی آگ ابھی تک ان کے سینے میں جل رہی تھی۔ یوسف کو انہوں نے کنوئیں میں ڈالا۔ پھر اسی یوسف کے گھر پناہ گزیں ہوئے۔ چھ سَو سال پرانی بات تھی مگر یہ جلن ابھی تک باقی تھا کہ یوسف اور ان کے بھائی کی اولاد سوتیلی ماں کی اولاد ہے۔ امور سلطنت میں ان کو شریک نہیں کیا جاسکتا۔ اسی ناپاک جذبے کے ماتحت دس قبائل نے دو قبائل کو الگ کر دیا اور اب حضرت داؤد و سلیمان کی حکومت کے دو ٹکڑے ہوگئے۔

آشوری حملہ:- تھوڑے ہی دنوں کے بعد آشوری بادشاہ نے "بنی اسرائیل" کے دارالسلطنت "سماویہ" پر حملہ کیا اور ان دس قبائل کے سامنے وہ روز بد آیا کہ وہ فلسطین سے اسی طرح ہانک دئے گئے جیسے جانوروں کے ریوڑ ہوں۔ اس وقت سے ان کی گمنامی کی زندگی کا آغاز ہوا۔ ایسا آغاز کہ اس کا انجام عام مؤرخوں کو ابھی تک معلوم نہ ہو سکا۔

بابلی حملہ:- دوسری سلطنت جس کا پایۂ تخت "یروشلم" تھا عراقیوں کے خلاف ساز باز کر بیٹھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ "بخت نصر" بابلی نے ایسا زوردار حملہ کیا کہ یہ اس کی شدت و غضب کی تاب نہ لاسکے اور پسپا ہو گئے۔ اسنے جتنے یہودیوں کو چاہا قتل کیا۔ جو بچ گئے ان کو گرفتار کرکے بابل لے گیا اور "ہیکل" کو اس طرح تباہ کیا کہ اس کی تعمیر کے سارے نشانات مٹ گئے۔ اس کو بنیاد سے کھود کے زمین سے ملا دیا۔

شاہ خورس:- اس کے بعد جب بابلی کی جگہ ایرانی اقتدار نے لی تو شاہ خورس کے زمانے میں یہودیوں کو فلسطین لوٹنے کی اجازت مل گئی اور ان کی ٹولیاں مختلف رہنماؤں کی سرکردگی میں یروشلم کی طرف روانہ ہونے لگیں۔ دوسرا قافلہ عزرا نبی کی سرکردگی میں یروشلم پہنچا۔ انہوں نے یہودیوں کو پھر سے تورات مرتب کرکے دی اور بہت سی مذہبی اصلاحات کا نفاذ ہوا اور اگرچہ انہوں نے دوبارہ ہیکل بنا لیا مگر اگلی پہلی جیسی اہمیت نہیں رہی۔ اب انہیں اجازت مل گئی کہ وہ جہاں بھی ہوں اپنے لئے عبادت گاہ بنا سکتے ہیں۔ پہلے ان کی عبادت صرف ہیکل میں ہوا کرتی تھی۔ اور اس سے پہلے اس خیمے میں جسے "خیمۂ اجتماع" کہتے ہیں۔ اور جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اجتماعی عبادت کے وقت نصب کیا کرتے تھے۔

مکابی تحریک:- لیکن یہ یہودی اب آزادی کامل کی نعمت سے محروم ہو چلے تھے۔ سیاسی بالادستی کسی اور قوم کی رہتی۔ غلامی کے جو بد نتائج ہوتے ہیں یعنی شخصی و قومی اخلاق کا زوال۔ یہودی قوم بھی اس سے دوچار ہوتی گئی۔ یہودیوں کی یہ زبوں حالی دیکھ کر ان میں "شمعون مکابی" نے ایک تحریک چلائی جس کو "مکابیوں" کی تحریک کہتے تھے۔ اس کی غرض تھی یہودی تہذیب و ثقافت کی حفاظت اور حصول آزادی کے لئے جدّوجہد۔

ولادت مسیح:- اسی دَور میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ آپ کی پیدائش سے یہ توقع ہو چلی تھی کہ حضرت داؤد کی بادشاہت پھر قوم یہود کو مل جائے گی اور پھر آلِ اسرائیل کا اقبال بلند ہوگا مگر یہودیوں نے حضرت عیسےٰؑ کی تکذیب کی اور ایسی شدید مخالفت کی کہ ان کو "واقعۂ صلیب" کے بعد اس ملک سے ہجرت کرنی پڑی۔

قوم یہود کو اس تکذیب کی سزا بہت جلد مل گئی۔ چند ہی سال کے بعد طیطس رومی نے یروشلم پر ایسا غضب ناک حملہ کیا کہ یہودی قوم نہس نہس ہوگئی۔ اور خوف و بے امنی کے عالم میں گھبرا گھبرا کے اِدھر اُدھر بھاگ کھڑی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ اسی تباہی کے بعد ستر ہزار یہودیوں کا ایک قافلہ بحری راستے سے بھارت کے مغربی ساحل کو چین آیا۔ تھوما انہیں کو حضرت عیسےٰ کا پیغام رسالت سنانے "گنڈ و فارس" کے دربار سے نکل کر کیرالا آئے اور مدراس میں ان کی وفات ہوئی۔ ادھر طیطس رومی نے ہیکل کو ڈھا کر اس پر اس طرح ہل چلوا دیا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو اس کا نشان تک نہیں مل سکا۔

اس مختصر سے جائزے سے یہ واضح ہو گیا کہ حضرت ابراہیم کی وہ ذریت جو کنعان میں آباد ہوئی اس کا انجام اچھا نہیں ہوا۔ وہ کنعان سے مصر گئے تو مصر سے کنعان آئے۔ فلسطین میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد نہ خود چین سے بیٹھے نہ دوسروں کو چین سے بیٹھنے دیا۔ اور آخر کار یہی قوم جسے خدا نے ابراہیم کے لئے رحمت کا نشان بنایا تھا غضب کا نشان بنا دیا اور فرمایا کہ

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ
عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ
وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ۔

بنی اسرائیل اور یہود کا حسرت ناک انجام دیکھنے کے بعد اب ہم کو حضرت ابراہیم کی اس ذریت کی طرف آنا چاہیئے جو عرب کے لق و دق صحرا میں مقیم ہے۔

بنی اسمٰعیل:- یہ عالم غربت میں یہاں آئے تھے مگر آج مالکانہ حقوق کے ساتھ یہاں عزّت و آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اسماعیل اس قوم کا بزرگ و برگزیدہ پیشوا سمجھا جاتا ہے۔ آنے جانے والے قبائل ان کی عزّت کرتے ہیں۔

اگرچہ یہ لوگ زندگی کی بہت سی نعمتوں سے محروم تھے۔ ان کے پاس عالی شان مکان تھے۔ نہ اسباب تعیش کی فراوانی۔ ان پر بار بار قحط و امساک باراں کا حملہ ہوتا رہا۔ چراگاہیں سوکھ جاتیں مویشی مر جاتے۔ زندگی جو پہلے ہی سخت تھی سخت تر ہو جاتی۔

ان کے پڑوس میں دو عظیم سلطنتیں تھیں۔ ایران و روم کی جن کی دولت و خوشحالی ضرب المثل تھی مگر یہ ان کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہیں دیکھتے۔ نہ یہ آرام و آسائش پر وطن کی محبت قربان کرنے پر تیار ہوتے ہیں۔ مویشی پالتے ہیں اور روم و ایران کی طرف تجارتی سفر کرتے ہیں مگر ان ممالک کی کوئی دلکشی انکو وطن کی محبت سے غافل نہیں کرتی۔ وہ لوٹ کر "مکہ" آجاتے ہیں۔ ان کو یہیں کی پہاڑیوں پر وطن کا لطف آتا ہے۔ ان کے دل میں قوم و وطن کی اتنی غیرت پائی جاتی ہے کہ انہوں نے "مکہ" کی وادیوں میں جو خیمے نصب کئے ہیں انہیں چھوڑ کر قیصر و کسریٰ کے محلات کی طرف جانا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں حالانکہ ایسی غیور و بہادر قوم کو ہر حکومت اپنی آغوش میں لینے کو تیار رہتی ہے۔

ان کا کوئی مطلق العنان بادشاہ نہیں۔ ان کے قبائلی نظام کی بنیاد جمہوریت و حق رائے دہندگی پر ہے۔ ان کا کاروانِ زندگی اسی طرح رواں دواں ہے۔ یہ پڑوسی حکومتوں کو ستاتے ہیں۔ نہ کوئی پڑوسی حکومت ان کو جلا وطن کرتی ہے۔ نہ کبھی غیر ملکیوں کے ہاتھوں ان کا قتلِ عام ہوتا ہے۔ خشک پہاڑیوں۔ گرم صحراؤں اور تپتے ریگستانوں میں یہ سخت کوش ہو گئے ہیں اور ان کا حسنِ زندگی نکھر آیا ہے۔ انہیں حضرت ابراہیم نے جس مقصد کی تکمیل کے لئے "وادیٔ مکہ" میں آباد کیا تھا۔ کیا کنعان قضا و قدر ان سے اس مقصد

کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں اس لئے وہ غیر شعوری طور پر اس مقصد کا لگن دل میں لئے بیٹھے ہیں۔

ان کے عزم و استقلال۔ صبر و استقامت اور قومی غیرت و حمیت کا بنی اسرائیل کے کردار و خصائص سے مقابلہ کیجئے پھر دیکھئے کہ قومی سیرت و اخلاق کے آئینے میں ایک ہی باپ کے دو بیٹے کتنے مختلف نظر آتے ہیں۔

تاریخ یروشلم:۔ مؤرخوں نے بیت المقدس (یروشلم) کی جو تاریخ بیان کی ہے وہ جنگ اقتدار کا ایک طولانی قصہ ہے۔ کتنی ہی قوموں کا ستارۂ اقبال یہاں طلوع ہوا اور چند دن اپنی چمک دمک دکھا کے پھر اسی افق میں غروب ہو گیا شامی۔ عراقی۔ یونانی۔ ایرانی۔ رومی سبھی یہاں زمام اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے زور آزمائی کر چکے ہیں۔

لیکن بنی اسرائیل کی تاریخ پر سب سے زیادہ جن واقعات کا اثر پڑا ہے وہ تین واقعات ہیں۔ پہلا واقعہ بخت نصر کا ہے دوسرا ہیکل کی دوبارہ تعمیر کا اور تیسرا طیطس رومی کے حملے کا۔ جس کے بعد یہودی فلسطین سے ایسے اجڑے کہ پھر دو ہزار سال تک ادھر کا رُخ بھی نہیں کر سکے۔ اور ہیکل بھی ایسا نیست و نابود ہوا کہ ابھی تک نہیں بنایا جا سکا۔

قرآن مجید نے اور واقعات کو چھوڑ کر صرف انہی تین کا ذکر کیا ہے۔ یہودی تہذیب و تمدن۔ قومی زندگی اور ہیئتِ اجتماعی پر انہی واقعات کا سب سے گہرا اثر پڑا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی "ایام الصلح" میں انہی تینوں زمانوں کا ذکر کیا ہے ورنہ بنی اسرائیل اور یروشلم تو بیسیوں بار غیر اقوام کے ظلم و ستم کا نشانہ بن چکا ہے۔

صیہونی دعوٰی:۔ بنی اسرائیل کی یہ سرگزشت سامنے رکھ کر اب صیہونی تحریک کے اس دعوے پر غور کیجئے کہ فلسطین اس کا آبائی وطن ہے اس لئے اس سرزمین پر حکمرانی کا حق انہی کا ہے۔

اگر یہ ملکیتِ فلسطین کا اپنے کو اس لئے حقدار کہتے ہیں کہ یہ ان کا آبائی وطن ہے تو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کا آبائی وطن فلسطین نہیں بلکہ عراق ہے۔ اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اصلی وطن عراق تھا۔ یہ عہدِ نمرود میں عراق کے قصبہ "غورہ" میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے جب کفر و شرک کے خلاف آواز اٹھائی تو ساری قوم ان کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ جبراً و قہراً اس ملک سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ وہ عراق سے مصر گئے۔ پھر مصر سے کنعان آئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کا اصل وطن عراق ہے نہ فلسطین۔ ان کو دعوئے ملکیت عراق پر جتانا چاہیئے نہ فلسطین پر۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ ان کے قومی و مذہبی آثار فلسطین میں پائے جاتے ہیں اس لئے یہی سرزمین وطنِ اسرائیل بنائے جانے کی سزاوار ہے تو اس طرح اس سرزمین کے سب سے زیادہ حق دار مسلمان ٹھہرتے ہیں۔ ان کا اس سرزمین پر دہرا حق ہے۔ یہ عہدِ اسلامی کی تہذیبی میراث کے علاوہ ہوئے۔ داؤد اور سلیمان کی تہذیبی میراث کی ملکیت کے بھی مدعی ہیں اس لئے کہ یہ ان پیغمبروں کو بھی اپنا پیغمبر مانتے ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کو فلسطین پر ملکیت کا دہرا حق حاصل ہے اور حقِ ملکیت جتانے میں حق بجانب ہیں۔

پھر یہودیوں۔ اسرائیلیوں اور مسلمانوں میں یہ فرق بھی ہے کہ مسلمان جب سے فاتحانہ طور پر یروشلم میں داخل ہوئے ہیں کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جب انہوں نے مکمل طور پر فلسطین کا انخلا کیا ہو۔ عہدِ اسلامی میں اس سرزمین پر بارہا عیسائی حملے کر چکے ہیں۔ اور متعدد بار صلیبی جنگیں ہو چکی ہیں۔ مگر مسلمانوں نے ہمیشہ اپنی جانوں کی قربانی دے کر اپنی ملکیت برقرار رکھی ہے۔

سیاسی وعدہ:۔ اور اگر اس دور کے سیاسی وعدے دیکھئے تو اس اعتبار سے بھی مسلمان ہی ارضِ فلسطین کی حکومت کے مستحق ہیں۔

پہلی جنگِ عظیم میں انگریزوں کی وسوسہ اندازی۔ دسیسہ کاری اور دجل و فریب میں آ کر عربوں نے ترکوں کے خلاف بغاوت کی۔ اس وقت انگریزوں نے عرب مسلمانوں سے اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ فلسطین میں انکی حکومت قائم کی جائے گی۔

غرض جس پہلو سے غور کیجئے فلسطین پر یہودیوں کا دعوے محض ظالمانہ و جابرانہ دعوے ثابت ہو گا۔ یہ تو عدل و انصاف اور قانون کی نظر میں اسی دن اس کی ملکیت سے محروم ہو گئے جس دن اس ملک کو رومیوں کے حوالہ کر کے اِدھر اُدھر بھاگ گئے۔

(باقی)

ناظر صاحب تعلیم کا گھٹیالیاں کے علاقے میں کامیاب تعلیمی دورہ!

مؤرخہ ۱۹۔ ہجرت ۱۳۴۷ ہش (۱۹ رمئی ۱۹۶۸ء) کو محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم۔ خاکسار عبدالسلام اختر اور مکرم محترم میجر محمد عبداللہ صاحب مہار مینیجر تعلیم الاسلام کالج و سکول گھٹیالیاں کی معیت میں تقریباً ۹ بجے کے قریب گھٹیالیاں پہنچے جہاں سکول و کالج کی انتظامیہ کے ممبران جو ارد گرد کے دیہات سے آئے ہوئے تھے جمع تھے۔ سیالکوٹ سے مکرم محترم سید امجد علی شاہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ اور مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب و خواجہ محمد سرفراز صاحب ایڈووکیٹ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

مکرم ناظر صاحب تعلیم کی تشریف آوری کے ساتھ ہی سکول و کالج کی انتظامیہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ہر دو اداروں کی فلاح و بہبود کے پیشِ نظر کئی تجاویز پیش کی گئیں۔ کالج کے آمد و خرچ اور آئندہ بجٹ بھی زیر بحث آئے۔ اور یہ طے پایا کہ اس پسماندہ علاقے میں دونوں اداروں کو ترقی دینے کے لئے نئے سرے سے کوشش کی جاوے۔ مختلف دیہات اور ملحقہ سکولوں میں سٹاف کے ممبران جائیں اور طلباء کو ترغیب دی جاوے کہ وہ اپنے قومی اداروں کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر قومی سطح پر زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کی جاوے۔

انتظامیہ کے ممبروں سے مشورہ کے بعد مکرم ناظر صاحب تعلیم نے سکول کی مختلف کلاسوں میں جا کر اساتذہ کا طریقۂ تعلیم دیکھا اور طلباء کی کاپیوں اور کتابوں کو بھی چیک کیا تا کہ معلوم ہو سکے کہ کس حد تک طلباء اساتذہ کے درس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خاکسار نے بھی اس ضمن میں مختلف سوالات طلباء اور اساتذہ سے کئے۔

دوپہر کے بعد ناظر صاحب تعلیم بمعہ دیگر اہلِ قافلہ داتا زید کا تشریف لے گئے۔ جہاں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کی گئیں اور شام کے چار بجے کے قریب تمام مہمان واپس تشریف لے گئے۔

یہ دورہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ تعلیمی اور تربیتی نقطۂ نظر سے تمام اہلِ علاقہ پوری طرح مستفید ہوئے ا[illegible] اداروں کی بہبودی کے لئے نہایت ٹھوس تجاویز پیش کی گئیں۔

خاکسار عبدالسلام اختر ایم۔ اے
نائب ناظر تعلیم۔ ربوہ

نماز مترجم

(محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد)

مکرم و محترم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی نے بڑی محنت اور شوق سے نماز مترجم شائع کی ہے۔ کتابت و طباعت نہایت عمدہ اور دیدہ زیب ہے اور عربی عبارات کی صحت کے متعلق خاص توجہ دی گئی ہے۔ ترجمہ سلیس ہے اور تمام ضروری دعائیں اور ہدایات ساتھ شامل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ماسٹر صاحب کو جزائے خیر دے۔ نظارت کی رائے میں یہ بچوں اور مستورات کی تعلیم اور تربیت کے لئے بہت مفید ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر محترم ماسٹر صاحب کی حوصلہ افزائی کریں۔

(قاضی محمد نذیر ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواستِ دعا

میرا لڑکا چاند پٹیل ایک مقدمہ کے سلسلے میں عرصہ پانچ سال سے جیل میں ہے اور خاکسار ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے لڑکے کی رہائی اور میری کامل صحت یابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(محمد مخدوم پٹیل اوٹکور ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش)

یوم خلافت پر مختلف مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ کے جلسے

اوکاڑہ

مورخہ ۲۲ ہجرت (مئی) بروز جمعۃ المبارک اور نماز جمعہ زیر صدارت مکرم امیر صاحب مقامی جلسہ منعقد ہوا (۱) تلاوت قرآن پاک حافظ سلیم احمد صاحب نے کی (۲) نظم ..... شیخ ارشاد احمد صاحب نے پڑھی۔ پھر شیخ عبدالحکیم صاحب نے تقریر فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا بیان فرمودہ مضمون یوم خلافت کے متعلق الفضل سے پڑھ کر شیخ ظہیر احمد صاحب نے سنایا مستری محمد حسین صاحب نے تقریر فرمائی بعد ازاں مکرم امیر صاحب (مقامی) نے اختتامی تقریر فرمائی اور بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ)

بھیرہ

مورخہ ۲۸ ہجرت (مئی) مسجد احمدیہ فضل میں زیر صدارت مکرم جناب شیخ فضل کریم صاحب خادرانی بعد نماز مغرب یوم خلافت کا اجلاس ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے۔ تلاوت بشیر احمد صاحب نے کی اور نظم فضل داد صاحب نے نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔

بشیر احمد صاحب نے "خلافت کی ضرورت" کے موضوع پر مضمون پڑھا مسعود احمد صاحب ملک نے "خلافت کی برکات اور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے عہد کی چند عظیم الشان خصوصیات" کے عنوان سے تقریر کی۔ پھر محمد اکرم صاحب محمود نے "خلافت کی اہمیت۔ ضرورت اور برکات" کے موضوع پر ایک مضمون پڑھا۔ آخر میں صدر صاحب نے خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھیرہ)

حافظ آباد

بعد نماز عشاء جلسہ خلافت منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم نور احمد صاحب نے کی اور نظم رشید احمد صاحب جاوید نے پڑھی ازاں بعد صدر جماعت احمدیہ نے آیت استخلاف کی روشنی میں احباب جماعت کو خلافت جیسی بابرکت نعمت سے مستفید ہونے کی تلقین کی۔

قاضی نذیر احمد صاحب نے یوم خلافت اور جلسہ خلافت منانے کی غرض و غایت پر تقریر کی۔ خاکسار نے چند ذاتی واقعات سنا کر احباب کو بتایا کہ خلافت کتنی عظیم الشان نعمت ہے۔

آخر میں صدر جماعت نے جلسہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

پبی ضلع پشاور

مورخہ ۲۷ ہجرت (مئی) کو جلسہ یوم خلافت خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ (۱) تلاوت ڈاکٹر منیر احمد خاں صاحب نے فرمائی (۲) نظم نصیر احمد خاں صاحب نے پڑھی۔ (۳) ڈاکٹر عبدالغفور صاحب ڈاکٹر منیر احمد خاں صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ)

نوشہرہ

مورخہ ۳۱ ہجرت کو بعد از نماز جمعہ جلسہ خلافت منایا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب رشید صاحب راشد نے خلافت کے جملہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد یوسف احمد صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم کا ایک تحریر کردہ مضمون پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے ایک مختصر تقریر کی۔ بالآخر جناب ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب امیر جماعت نے اختتامی تقریر فرمائی اور احباب جماعت کو خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ بالآخر بعد از دعا جلسہ ختم ہوا۔

(مرزا عبدالحفیظ ایڈووکیٹ)

شاہدرہ

جماعت احمدیہ شاہدرہ کا یوم خلافت کا جلسہ مورخہ ۲۶ ہجرت (مئی) کو صبح ۹ بجے خاکسار کی صدارت میں مسجد احمدیہ شاہدرہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو کہ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب نے کی۔ بعدہٗ عزیزی ضیاء الدین محمود نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت واضح کی اور یوم خلافت کا پس منظر بتاتے ہوئے نظام خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد مکرمی میاں دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "خلافت ثالثہ اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر مفصل تقریر فرمائی۔ پھر مکرم بشیر الدین گھمن صاحب نے خلافت اور اسکی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبیداللہ خاں صاحب نے "خلافت کی برکات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آخر میں مکرمی ڈاکٹر صاحب کی اقتدار میں دعا ہوئی اور یہ مجلس ۲½ گھنٹے کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

(خاکسار مبارک احمد)

چٹاگانگ

جماعت احمدیہ چٹاگانگ نے مرکز کی ہدایت کے مطابق ۲۴ ہجرت بروز اتوار بعد نماز مغرب یوم خلافت کے سلسلے میں اجلاس منعقد کیا۔

صدارت کے فرائض ڈاکٹر محمد شفیق صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ نے ادا کئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد جلال الدین صاحب نے بنگلہ میں نظم پڑھی اور شیخ حبیب اللہ صاحب نے اردو نظم پڑھ کر سنائی۔

پہلی تقریر ظفر احمد صاحب نے بنگلہ زبان میں فرمائی۔ دوسری تقریر اردو زبان میں تھی اور مقرر عبدالرحیم صاحب یونس تھے۔ تیسری تقریر بنگلہ زبان میں ایس۔ اے نظامی صاحب (نائب قائد خدام الاحمدیہ) نے فرمائی۔ اس کے بعد محمود احمد صاحب نے اردو زبان میں تقریر فرمائی۔

پانچویں مقرر مسعود الحق صاحب تھے انہوں نے بھی خلافت اور اسکی اہمیت کے موضوع پر بنگلہ زبان پر تقریر فرمائی آخر میں صدر محترم نے دعا کروائی۔

(صدر جماعت احمدیہ چٹاگانگ)

سکھر

حسب ہدایت مرکز زیر صدارت مکرمی جناب شیخ عبدالرشید صاحب شرما صدر جماعت احمدیہ شکارپور جلسہ منعقد ہوا تلاوت کلام پاک مکرم عبدالمجید صاحب نے اور نظم مکرمی قریشی ناصر احمد صاحب لیکچرار بی۔ ٹی کالج سکھر نے پڑھی بعدہٗ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب زعیم انصار اللہ نے "برکات خلافت" اور ہماری ذمہ داریاں پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

گھوگھیاٹ ومیانی

یہاں پر جلسہ ۲۳ ہجرت (مئی) بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض ملک محمد احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ ومیانی نے سرانجام دئے۔

تلاوت قرآن مجید قاضی غلام حسین صاحب نے کی۔ مخدوم محمد احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں خاکسار نے اپنا مضمون "اسلام میں خلافت کا نظام" پڑھا۔ عبدالمنان صاحب فیاض نے "خلافت کی اہمیت" کے متعلق اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔ ظفر محمود خالد نے ایک نظم ملک گل شیر صاحب نے "برکات خلافت" کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ جماعت کی ترقی کے لئے حافظ بشیر احمد صاحب نے آیت استخلاف کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفہ کا وجود نہایت ضروری اور مفید ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے دین کو تقویت پہنچتی ہے۔

صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ خلیفہ کا وجود جماعت کے لئے اسی وقت مفید ہو سکتا ہے اور جماعت خلافت سے اسی وقت مستفیض ہو سکتی ہے جبکہ خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہی جائے اور اس کے احکام کی اطاعت کی جائے۔ سلسلہ میں صدر موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تین تحریکات پر عمل پیرا ہونے کی احباب کو تلقین فرمائی۔ آخر میں دعا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا۔ اس دفعہ جلسہ میں مستورات بھی شریک ہوئیں۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

بدوملہی

مورخہ ۲۷ ہجرت (مئی) بروز سوموار بعد نماز عشاء جلسہ یوم خلافت بصدارت صوفی محمد الدین سیکرٹری اصلاح و ارشاد منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید عبدالغنی بٹ نے کی اور نظم مسعود احمد صاحب بٹ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ عبدالقدوس صاحب ڈاکٹر ایم لطیف صاحب اور چوہدری محمد صاحب نے خلافت کی اہمیت پر تقاریر کیں بعد دعا جلسہ برخاست ہوا (عبدالغنی بٹ صدر جماعت احمدیہ)

احمدی اطباء کی فوری توجہ کیلئے

جیسا کہ اطباء کو معلوم ہے کہ بورڈ آف یونانی اینڈ آیورویدک سسٹم آف میڈیسن کے ممبران کے انتخابات جلدی ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ احمدی اطباء کے مکمل پتے درکار ہیں۔ مہربانی فرما کر اعلان ہذا پڑھتے ہی تمام احمدی اطباء اپنے مکمل پتہ سے خاکسار کو مطلع فرما دیں۔

(حکیم خورشید احمد۔ صدر آل پاکستان احمدیہ طبی ایسوسی ایشن۔ ربوہ)

ہمارے وکلاء، ڈاکٹر و دیگر حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ
"پیشہ ور لوگ، یعنی وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر پہلے اپنے گذشتہ سال کی آمد متعین کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں ادا کریں"۔

ماہ ہجرت (مئی) کا مہینہ ختم ہو گیا ہے۔ سو ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر حضرات اپنے محسن آقا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں اپنی عزیز کمائی میں سے اموال کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

بیٹے کی پیدائش کی خوشی میں فضل عمر فاؤنڈیشن کو عطیہ کی پیشکش

جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ پشاور نے اطلاع دی ہے کہ مکرم ڈاکٹر نور الحق صاحب پشاور کو اللہ تعالےٰ نے بیٹا عطا فرمایا۔ بچے کی پیدائش کی خوشی میں ڈاکٹر صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ نے کان کا ایک زیور فضل عمر فاؤنڈیشن میں عطیہ کے طور پر پیش فرمایا۔ یہ زیور -/۱۱۰ روپیہ میں فروخت ہوا اور یہ رقم فاؤنڈیشن کے عطیہ میں داخل کی گئی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس قربانی کو قبول فرمادے اور نومولود کو سعادت مند صالح اور عمر دراز بنائے آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

خدام الاحمدیہ ملتان کا بستی بادا صغرا ملتان میں یوم صفائی

ماہ اپریل و مئی ۱۹۶۸ء میں ملتان شہر میں ہیضہ پھیلنے پر خدام الاحمدیہ ملتان نے بنیادی چیز یعنی صفائی کی مہم چلائی چنانچہ حرم گیٹ۔ گلی صابن والی۔ چاہ بوہڑ والا۔ اور بستی صغرا میں وقار عمل منایا گیا۔ بستی بادا صغرا کے وقار عمل میں تیس خدام نے حصہ لیا۔ مورخہ ۸ مئی کو صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک زیر قیادت مکرم محمد انور ہاشمی قائد مجلس وقار عمل منایا گیا۔ ایک دن قبل شہریوں سے تعاون کی اپیل کی گئی۔ چنانچہ وقار عمل کے موقعہ پر بنیادی جمہوریت کے ممبران نے خدام کی راہنمائی کی۔ گندگی کے ڈھیر تلف کر دئیے گئے۔ نالیوں میں چونہ اور فینائل چھڑکی گئی خدام کے ساتھ تمام شہریوں نے تعاون کیا اور خدام کے خدمت خلق کے کام کو سراہا۔

روزنامہ امروز ملتان نے ۱۰ مئی کو مندرجہ ذیل خبر شائع کی۔

"ملتان ۹ مئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ ملتان نے ہیضے کی روک تھام کے سلسلے میں بستی بادا صغرا ملتان شہر کے گنجان آباد علاقہ میں فینائل چونہ اور دیگر جراثیم کش ادویات کا چھڑکاؤ کیا۔ علاقہ کے رکن بنیادی جمہوریت نے مجلس کی مساعی کا شکریہ ادا کیا۔ اس بستی میں اس سے پہلے ان دنوں میں کسی قسم کی صفائی نہیں کی گئی تھی۔ مجلس کے قائد نے بتایا کہ اس سے پہلے اندرون حرم گیٹ۔ صابن والی گلی۔ کھجی محلہ اور چاہ بوہڑ والا کے علاقوں میں چونہ فینائل اور دیگر جراثیم کش ادویات چھڑکی گئی ہیں۔"

اسی اخبار نے مورخہ ۱۱ مئی کو وقار عمل منانے والے خدام کی بھی فوٹو شائع کیا اور اس کے نیچے مندرجہ ذیل عبارت رقم کی۔

"مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کے رضا کار بستی بادا صغرا میں وقار عمل کی تحریک کے تحت صفائی اور حفظان صحت کے کام میں مصروف ہیں۔ ان میں تمام معزز سفید پوش شریک ہیں۔"

(عبد المنان شاہد مربی سلسلہ ملتان)

احمدی والدین کی خصوصی توجہ کیلئے

اللہ تعالےٰ نے جس کسی کو بھی اولاد سے نوازا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے اس بامقصد دنیا میں ایک اہم کردار ادا کرنے کا ایک خاص موقع عطا فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کر کے اُن کو اس قابل بنادے کہ وہ جہاں خود حقیقی زندگی رکھنے والے ہوں وہاں وہ دوسروں کے لئے بھی زندگی کا سبب بن جائیں۔ سو والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی معیاری تربیت کے لئے ہر وقت بے چین رہیں ہر وقت ایسے ذرائع کی تلاش اور دوڑ میں لگے رہیں جن کے نتیجہ میں ان کے بچوں کی معیاری تربیت میں مدد مل سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ماہنامہ "انصار اللہ" بھی کچھ کم اہمیت کا حامل نہیں۔ ہمارے محبوب آقا نے اس کو اہم تربیتی رسالہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں "ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیے"

(اسسٹنٹ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی پوری ادائیگی

۱۔ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب آف ہانگ کانگ حال دار الصدر جنوبی ربوہ کا وعدہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک کے لئے ایک ہزار روپیہ کا تھا۔ یہ موعودہ رقم آپ نے پوری کی پوری ادا فرما دی ہے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

۲۔ محترم چوہدری اللہ بخش صاحب صدر حلقہ دار الصدر غربی ربوہ کا وعدہ یکصد روپیہ کا تھا آپ بفضلہ تعالےٰ اس کے دوگنے سے زائد اب تک ادا فرما چکے ہیں۔ اور اس ادائیگی کو تین گنا تک پہنچانے کی کوشش میں ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

۳۔ مکرم محمد امین صاحب دار الصدر [illegible] ربوہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کا وعدہ دو صد روپیہ کا تھا۔ آپ نے یہ کل موعودہ رقم ادا فرما دی ہے۔ جزاہ اللہ

۴۔ مکرم بھائی محمود احمد صاحب ووڈ میڈیکل سروس سرگودھا کا وعدہ تین صد روپیہ کا تھا۔ آپ بھی موعودہ کل رقم ادا فرما چکے ہیں۔

اللہ تعالےٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمادے۔ اور اپنے افضال و برکات خاصہ سے انہیں نوازے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

آل ربوہ تقریری مقابلہ

مورخہ ۱۸ احسان (جون) بروز منگل بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت غربی میں بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام آل ربوہ تقریری مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ عناوین یہ ہوں گے۔

۱۔ تحریک جدید کا مطالبہ سادہ زندگی

۲۔ خدام الاحمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں

۳۔ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے کارنامے

ربوہ کے خدام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر اس پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے خدام مورخہ ۱۷ احسان (جون) تک اپنے نام خاکسار کو نوٹ کرا دیں۔

(مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محترم جناب سید محمد صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنڈ بیگوال ضلع راولپنڈی ایک لمبے عرصہ سے لبادھنہ دمہ بیمار چلے آ رہے ہیں قارئین کرام اپنے اس مخلص بھائی کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صوبائی بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس تجویز نہیں کیا گیا

لاہور ۱۲ ؍جون ۔ وزیر خزانہ سید احمد سعید کرمانی نے کل صوبائی اسمبلی میں آئندہ مالی سال کے لئے مغربی پاکستان کا فاضل بجٹ پیش کیا۔

۶۹-۱۹۶۸ء کے میزانیہ میں ریونیو کے محاصل ۲ ارب ۶ کروڑ ۸۷ لاکھ روپے ہوں گے اور اخراجات ۲ ارب ۶ کروڑ ۴۸ لاکھ روپے ہوں گے۔ اس طرح ۳۸ لاکھ روپے کی بچت ہوگی۔ آئندہ سال صوبے کے ترقیاتی کاموں پر ۲ ارب ۳۸ کروڑ ۵۷ لاکھ روپے صرف کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں پانی بجلی اور زراعت اور مواصلات کی ترقی پر خاص توجہ دی جائے گی۔ انہوں نے بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس تجویز نہیں کیا۔ وزیر خزانہ نے بتایا میزانیہ میں آئندہ سال آمدنی اور اخراجات دونوں شعبوں میں زیادہ رقمیں رکھی گئی ہیں۔ آمدنی میں اضافے کے حساب پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ حکومت نے ٹیکسوں اور دیگر واجبات کی وصولی کی مہم تیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ غیر ترقیاتی شعبوں کے اخراجات میں ۵ کروڑ ۷۶ لاکھ روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ تازہ قرضوں کے سود کی ادائیگی کے لئے زیادہ رقم درکار ہوگی۔ یہ قرضے ملکی ترقی کی سکیموں کو کامیاب بنانے کے لئے حاصل کئے گئے تھے تاہم بجٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرنے کے بعد حکومت اخراجات میں تخفیف کرے گی۔

انہوں نے بتایا کہ حسابات کو مشینی بنانے کے لئے اگلے سال ۱۵ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اجتماعی بیمے کی پریمیم کی قسط کے لئے ۳ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے انہوں نے آئندہ سال کے اقتصادی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے یقین دلایا کہ ترقی کی موجودہ رفتار کو برقرار رکھا جائے گا۔ زرعی شعبہ میں اگلے سال میں ۶۲ لاکھ ٹن گندم اور ۲۴ لاکھ روئی کی گانٹھیں اور ۱۲ لاکھ ٹن چاول کی پیداوار کی حدیں مقرر کی گئی ہیں منصوبہ بندی کمیشن کے تخمینہ کے مطابق صنعتی خام مال اور فاضل پرزہ جات کے حصول میں اگر ۲۵ فیصد اضافہ ہو گیا۔ تو صنعتی شعبہ میں ترقی کی رفتار تیز ہو جائے گی۔

پاکستانی معیشت کی مضبوط بنیادیں

لاہور ۱۲ ؍جون ۔ صوبائی وزیر خزانہ سید احمد سعید کرمانی نے کل اسمبلی میں آئندہ مالی سال کا میزانیہ پیش کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ حصول آزادی کے بعد پہلے دس سالوں کے مقابلہ میں صدر ایوب کے دس سال کے
مقابلہ میں صدر ایوب کے دس سالہ عہد حکومت میں غیر معمولی ترقی کی وجہ سے ریونیو کی مد میں ۲۰ گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گذشتہ دس سالوں میں ریونیو کی مد میں ۱۲ ارب ۱۰ کروڑ روپے خرچ کئے گئے اور جب کہ آمدنی ۱۳ ارب ۳۰ کروڑ روپے ہوئی۔ اس طرح ایک ارب ۲۰ کروڑ روپے کی بچت کی گئی۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء کے درمیان محاصل ۴ ارب ۵۵ کروڑ روپے تھے اور اخراجات ۴ ارب ۴۹ کروڑ اور بچت صرف ۶ کروڑ روپے کی تھی۔

بھارت کے تین شہروں میں فرقہ وارانہ فسادات

نئی دہلی ۱۲ ؍جون ۔ حیدر آباد دکن کے شہر اورنگ آباد میں فرقہ وارانہ فسادات کے بعد نظام آباد اور ناگپور میں بھی مسلم کش فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ جن میں ابتدائی اطلاعات کے مطابق ۱۸ افراد ہلاک اور ایک سو سے زیادہ زخمی ہو چکے ہیں۔ نظام آباد میں پولیس نے فائرنگ کی جس سے تین افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ناگپور میں پولیس نے دو بار فائرنگ کی۔ وہاں دن بھر کرفیو لگا رہا صورتحال انتہائی نازک ہو گئی ہے جس کے پیش نظر فوج طلب کر لی گئی ہے۔

ادھر اورنگ آباد میں مسلمانوں پر انتہا پسند ہندوؤں کے حملے جاری ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ شہر میں حالات ابھی تک پوری طرح قابو میں نہیں آئے۔

ڈاکٹر بلیبرگ کی حالت خراب ہو گئی

کیپ ٹاؤن ۱۲ ؍جون ۔ تبدیلی قلب کے واحد زندہ مریض ڈاکٹر فلپ بلیبرگ کی حالت اچانک خراب ہو گئی ہے انہیں صحت مندانہ حالت میں عام طبی معائنہ کے لئے گروٹ شور ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا جہاں ان کی حالت یکایک بگڑ گئی ان کی خاص نگرانی کی جا رہی ہے۔

پاکستان روس سے مشینیں درآمد کرے گا

لاہور ۱۲ ؍جون ۔ کل یہاں مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن اور روسی فرم مشینری آرگنائزیشن کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے جس کے تحت پاکستان غلام محمد بیراج میں نہروں کی کھدائی کے لئے روس سے مشینیں درآمد کرے گا

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

”یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے۔ کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔“

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ٹنڈر نوٹس

کیپٹن ہاسپٹل پی ڈبلیو آر لاہور کے اندرون مریضوں کے لئے یکم جولائی ۶۸ء سے ایک سال کے واسطے بغیر پکی ہوئی خوراک مع ایندھن کی سپلائی کے سلسلہ میں مہر بمہر ٹنڈرز مطلوب ہیں۔ خوراک کا شیڈول اور ٹنڈر فارم میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کیپٹن ہسپتال لاہور کے دفتر میں پانچ روپے فی فارم کے حساب سے برائے فروخت دستیاب ہیں۔ ٹنڈرز کے ہمراہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کی طرف سے جاری شدہ زر ضمانت کی ایک ہزار روپیہ کی رسید بھی داخل کی جائے۔ ٹنڈرز ۱۷ ؍جون ۶۸ء کو دس بجے کھولے جائیں گے۔ ٹنڈرز کی فروخت ۱۵ ؍جون ۶۸ء کو ۹ بجے صبح بند کر دی جائے گی۔

۱۸۹۳/۷/۸۹

دعائے مغفرت

میرا چھوٹا بھائی چوہدری عبد الحفیظ خان اسسٹنٹ انجینئر واپڈا مورخہ ۶۸/۶/۵ کو شب وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم چوہدری عبد الحمید صاحب جنرل منیجر واپڈا کے بھانجے اور چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بی ٹی ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے بہنوئی تھے۔ احباب جماعت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمادیں۔ مرحوم عرصہ چھ سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھا۔

(چوہدری عبد الوحید خان لیبر آفیسر ۴۰۵/۱ ماڈل ٹاؤن لاہور)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجالس کی طرف سے جو کارگزاری کی ماہوار رپورٹیں موصول ہوتی ہیں ان میں شعبہ ایثار کا کالم بعض مجالس کی طرف سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایسی مجالس شعبہ ہذا کے سلسلہ میں پوری طرح بیدار نہیں ہیں براہ مہربانی اس کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر اس طرف پوری سنجیدگی سے توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(نائب قائد ایثار)

قرآن انسان میں خدا تعالےٰ کی خشیت پیدا کرکے اُس کو خدا کی طرف لے جاتا ہے

انسان کی تمام طبعی اور روحانی ضرورتیں قرآن مجید سے ہی پوری ہوتی ہیں،

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن مجید کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"قرآن وہ کتاب ہے جو انسان کے دل میں خدا تعالےٰ کی خشیت پیدا کرکے اُس کو خدا کی طرف لے جاتی ہے اور انسان کی جتنی طبعی اور روحانی ضرورتیں ہیں۔ اُن سب کو پورا کرتی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ (بنی اسرائیل آیت ۹۰)

ہم نے قرآن میں پھیر پھیر کر اور جگہ دے دے کر اور نئے نئے اسلوب سے اور نئی نئی طرز سے تمام قسم کی فطرتوں کے لئے مضامین بیان کر دیئے ہیں۔

دُنیا میں دو ہی چیزیں ہوتی ہیں جو کسی تعلیم کی برتری کو ثابت کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ ہر قسم کے مضامین اس میں بیان ہوں، اور دوسرے یہ کہ مختلف طبقات میں سے ہر طبقہ کے لئے اس میں مضامین بیان ہوں، اور یہ دونوں خصوصیتیں قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں۔ گویا کوئی انسان نہیں رہا جو قرآن کریم کا مخاطب نہ ہو اور کوئی بات نہیں رہی جو قرآن کریم نے بیان نہ کی ہو جب ہر بات اس میں بیان کر دی گئی ہے اور ہر قسم کے لوگوں کی فطرت کو ملحوظ رکھ کر اس میں تعلیم نازل کر دی گئی ہے۔ تو پھر بنی نوع انسان کو اپنے خدا کی محبت اور اس کا پیار کیوں حاصل نہ ہو بے شک پُرانے زمانہ میں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے نبیوں کو خدا ملا اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن ہمارا دل اس سے تسلی نہیں پاتا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی خدا تعالےٰ کی محبت حاصل ہو۔ اور زندہ کتاب وہی کہلا سکتی ہے جو زندہ خدا سے ہمارا تعلق پیدا کر دے۔ اگر وہ ہمیں خدا سے نہیں مِلاتی تو اس کتاب کا وجود اور عدم ہمارے لئے برابر ہو جاتا ہے اور قرآن کہتا ہے کہ ہم نے ہر انسان کی روحانی ضرورتوں کے پورا کرنے کے سامان اس کتاب میں رکھ دیئے ہیں پس جو بھی سچے دل سے اس پر عمل کرے گا۔ وہ اپنے خدا کو پالے گا۔ اسی طرح فرماتا ہے

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ (انعام آیت ۲۰)

اے محمد رسول اللہ تو لوگوں سے کہہ دے کہ یہ قرآن میری طرف اس لئے وحی کیا گیا ہے کہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں بھی فائدہ پہنچاؤں اور وہ تمام لوگ جن کے کانوں تک اس کی آواز پہنچے ان کو بھی فائدہ پہنچاؤں

ایک طرف قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس میں ہر قسم کے مضامین بیان کئے گئے ہیں اور ہر قسم کے لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور دوسری طرف اس نے یہ کہا ہے کہ جس کے ہاتھ میں بھی یہ قرآن ہے اس کو فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ یہ اسی لئے نازل کیا گیا ہے کہ وہ سب لوگ جن کے کانوں تک اس کی آواز پہنچے ان کو فائدہ پہنچائے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲۔ صفحہ ۳۱۶)

کارکنانِ وقفِ جدید کی ضرورت

دفتر وقف جدید میں اس وقت تین اہم اسامیاں خالی ہیں :۔

۱۔ انسپکٹر ارشاد وقف جدید

۲۔ نائب ناظم مال (اطفال) وقف جدید

۳۔ سپرنٹنڈنٹ دفتر (مال) وقف جدید

ان ہر سہ اسامیوں کے لئے قابل محنتی اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب کی ضرورت ہے۔ ایسے دوست جو خدمت دین کی خواہش رکھنے والے ہوں وہ اپنی درخواستیں جلد از جلد وقف جدید میں بھجوا دیں۔

(ناظم ارشاد۔ وقف جدید۔ ربوہ)

واقفین بعد ریٹائرمنٹ کے امتحانی پرچے

جن دوستوں نے بعد ریٹائرمنٹ یا بعد فراغت اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے اور ان کے اس وقف کی منظوری کی انہیں اطلاع مل چکی ہے ان کے لئے گزشتہ سال ایک سالانہ کورس مقرر کیا گیا تھا۔ اس میں سے ان کا سالانہ امتحان ۱۶ احسان (جون) کو مقرر ہے جیسا کہ الفضل میں قبل ازیں اعلان ہو چکا ہے۔

ان واقفین کو امتحانی پرچہ بھیج دیا گیا ہے۔ جن دوستوں کو یہ پرچہ تاریخ مقررہ سے پہلے پہنچ جائے وہ اسے بند رہنے دیں اور ۱۶ تاریخ کو کھول کر اسے حل کرکے مجھے بھجوا دیں۔ جن دوستوں کو ۱۶ تاریخ کے بعد پرچہ ملے وہ فوراً کھول کر حل کر سکتے ہیں اور اگر خدانخواستہ ڈاک وغیرہ کی خرابی کے باعث کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو وہ اطلاع بھیج کر طلب فرما لیں۔

پرچہ حل کرنے کے بعد فوراً بھجوا دیں۔ احباب ڈاک کا پورا محصول لگائیں تاکہ بیرنگ ہونے سے بلا وجہ سلسلہ کا نقصان نہ ہو۔

(ابوالعطاء جالندھری۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

الفرقان کا تازہ خاص نمبر

ماہنامہ الفرقان ربوہ کا فضیلت اسلام نمبر یعنی موازنہ عیسائیت و اسلام نمبر۔ ۱۱ احسان (جون) کو بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا ہے۔ اس کا حجم یک صد صفحات ہے۔ اس میں نہایت اہم مقالات ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی کا خصوصیت اسلام پر لطیف مقالہ خاص خصوصیت رکھتا ہے۔ بائیبل میں آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں پر ایک مکالمہ بھی کافی دلچسپ ہے۔ عیسائی احباب کو تحفہ دینے کے لئے بہترین تحفہ ہے تبلیغ اسلام سے دلچسپی رکھنے والے جملہ احباب کو اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ رسالہ کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے اس پرچہ کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ (مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

محترم سید لال شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ آنبہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کے بڑے بھائی محترم سید لال شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ آنبہ کرم پورہ ضلع شیخوپورہ مورخہ ۳ احسان ۱۳۴۷ ہش مطابق ۳ جون ۱۹۶۸ء بروز سوموار بعمر قریباً ۷۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کا جنازہ ۴ احسان کو ربوہ لایا گیا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے نماز جنازہ پڑھانے کے بعد حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم بہت نیک اور سلسلہ احمدیہ کے ساتھ نہایت اخلاص رکھنے والے بزرگ تھے۔ پیغام حق کی اشاعت کا شوق جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ بے شمار لوگوں کو آپ کے ذریعہ قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی۔ قول و فعل کے اعتبار سے بہت جاذب شخصیت کے مالک تھے ایک بیٹی اور دو فرزند آپ کی یادگار ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم سید لال شاہ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

(خاکسار سید سردار احمد شاہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴